Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
جلد ۷۶/۴۱ | بدھ ۴ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ، ۱۷ وفا ۱۳۷۰ہش، ۱۷ جولائی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۵۹

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع

ربوہ : ۱۶ جولائی ۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے ۱۵ جولائی ۱۹۹۱ء کو لندن سے بذریعہ فون حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ حضرت امام جماعتِ احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حسب ذیل اطلاع دی ہے :-

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت کافی اچھی ہے۔ ڈاکٹرز مطمئن ہیں"۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کو شفاء کامل و عاجل عطا فرمائے۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشاداتِ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"بعض نادان ایسے بھی ہیں جو ذاتوں کی طرف جاتے ہیں اور اپنی ذات پر بڑا تکبّر اور ناز کرتے ہیں۔ بنی اسرائیل کی ذات کیا کم تھی جن میں نبی اور رسول آئے تھے لیکن کیا اُن کی اس اعلیٰ ذات کا کوئی لحاظ خدا تعالیٰ کے حضور ہوا۔ جب اُن کی حالت بدل گئی ابھی مَیں نے کہا ہے کہ ان کا نام سؤر اور بندر رکھا گیا اور اسے اس طرح پر انسانیت کے دائرہ سے خارج کر دیا۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ بہت لوگوں کو یہ مرض لگا ہوا ہے خصوصاً سادات اس مرض میں بہت مبتلا ہیں۔ وہ دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں اور اپنی ذات پر ناز کرتے ہیں۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا قُرب حاصل کرنے کے لئے ذات کچھ بھی چیز نہیں ہے اور اسے ذرا بھی تعلّق نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم جو سیّد ولدِ آدم اور افضل الانبیاء ہیں، انہوں نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے صاف طور پر فرمایا کہ اے فاطمہؓ تو اس رشتہ پر بھروسہ نہ کرنا کہ مَیں پیغمبر زادی ہوں، قیامت کو یہ ہرگز نہیں پوچھا جاوے گا کہ تیرا باپ کون ہے وہاں تو اعمال کام آئیں گے مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے قُرب سے زیادہ دُور پھینکنے والی اور حقیقی نیکی کی طرف آنے سے روکنے والی بڑی بات یہی ذات کا گھمنڈ ہے کیونکہ اس سے تکبّر پیدا ہوتا ہے اور تکبّر ایسی شئے ہے کہ وہ محروم کر دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۸۸، ۱۸۹)

طہارتِ ظاہری کے ساتھ طہارتِ باطنی کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے

جسم اور ماحول کی صفائی کے ساتھ ساتھ صاف ستھرے خیالات بھی رکھو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"یہ درست ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ تو کہا کہ (تم اپنے نفسوں کو پاک قرار نہ دو) جہاں تک اس پاکیزگی کا سوال ہے روحانی اور باطنی پاکیزگی کا خود شیخی میں آ کر دعویٰ نہ کیا کرو۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ (خدا تعالیٰ تو جانتا ہے کہ اس کی نگاہ میں متقی اور پرہیزگار کون ہے) اور جو چیز خدا جانتا ہے وہ خدا ہی سے مانگنی چاہیئے۔ خدا سے دعا کرنی چاہیئے کہ اے خدا تو ایسے کام کی ہمیں توفیق عطا کر کہ تیری نگاہ میں ہم متقی ٹھہریں۔ اور پاکیزہ قرار دئے جائیں اور تیرا معاملہ ہم سے اس قسم کا ہو جیسا کہ تیرا معاملہ اپنے پاک مقدسین سے ہوا کرتا ہے۔ بغیر دعا کے اور بغیر حسنِ عمل کے یہ چیز نہیں مل سکتی۔ محض دعا جس کے پیچھے کوشش اور تدبیر نہ ہو۔ وہ بھی بے معنی ہے اور کوشش اور تدبیر ہو اور دعا نہ ہو اور انسان سمجھے کہ مَیں اپنی طاقت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی قدرت کو حاصل

باقی صٰ پر

محترم مولانا محمد اشرف ناصر صاحب کا جسدِ خاکی سپردِ خاک کر دیا گیا

محترم مولانا محمد اشرف ناصر صاحب کا جسدِ خاکی ۱۵ جولائی بعد از نماز عصر بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ ان کا جسدِ خاکی ایک دن قبل جاپان سے کراچی لایا گیا تھا۔

ربوہ میں انکی نماز جنازہ بعد نماز عصر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے کے بعد محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مؤرخ احمدیت نے دُعا کرائی۔ نماز جنازہ اور تدفین میں اہل ربوہ اور دیگر علاقوں سے آئے ہوئے احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

احباب سے درخواست ہے کہ دُعا کریں مولا کریم اپنے فضل وکرم سے محترم مولوی محمد اشرف ناصر صاحب کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔

درخواستِ دُعا

مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب لُو لگنے کی وجہ سے بیمار ہو گئے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔ احباب سے درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

سانحۂ ارتحال

○ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ربوہ لکھتے ہیں کہ مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب ایم بی بی ایس مورخہ ۲ جون ڈسٹرکٹ ہاسپٹل سیالکوٹ میں بعمر تقریباً چالیس سال وفات پا گئے۔ پسماندگان میں بہن بھائیوں کے علاوہ نوجوان بیوہ اور ایک پانچ سالہ

باقی صٰ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ : پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷ وفا ۱۳۷۰ ہش ۱۷ جولائی ۱۹۹۱ء

وہ پیوند جسے کوئی تلوار چھڑا نہیں سکتی

دنیا میں جس قدر بھی حسین اشیاء ہیں ۔ جتنے بھی محبت کے لائق وجود ہیں، نظارے ہیں، ایسی ہر چیز یا ایسا ہر مظہر جس کو دیکھ کر دل میں فرحت و انبساط پیدا ہو وہ ہمارے محبوب حقیقی کی طرف اشارہ کرتی ہے ۔ یہ مادی یا عارضی محبتیں ہم کو محبوب ازلی کی محبت میں ڈوب جانے کا درس دیتی ہیں ۔ یہ وہ محبوب ہے جو ساری محبتوں کا مرکزی نقطہ ہے ۔ بنیادی خیال ہے ۔ باقی سارے پیار تو اس مولا کریم سے پیار کرنے کی گویا ریہرسل ہیں ۔ یہ مقصد اصلی نہیں ہے بلکہ مقصدِ حقیقی کو پانے کا محض ابتدائی زینہ ہے ۔

مولا کے پیار میں کیا لذت ہے ۔ کتنی گہرائی ہے ۔ اس محبت میں ڈوب کر انسان کے نزدیک کس طرح دنیاوی لذات بے حقیقت ہو جاتی ہیں ۔ بڑی سے بڑی خوشی مولا کی خوشی کے آگے بے حقیقت ہو جاتی ہے اور بڑے سے بڑا غم بھی مولائے حقیقی کی رضا کی روشنی میں ہلکا محسوس ہوتا ہے ۔ لیکن یہ مزا تو وہی جانتے ہیں جو اس کوچے میں داخل ہوتے ہیں ۔ جو اس دروازے میں داخل ہی نہیں ہوا اسے اس دنیا کی چکاچوند کر دینے والی روشنیوں کی کیا خبر ۔ مولا کی باتیں کتنی سرمستی کی کیفیت انسان پر طاری کر دیتی ہیں اس کی اس کو کیا خبر جس نے کبھی مولا سے مخاطب ہونے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی ۔

آج کے دور میں اس لذت کی خبر ہمیں حضرت بانیٔ سلسلہ نے دی ۔ وہ جو اس راہ کے تجربہ کار ہیں وہ بتاتے ہیں کہ مولا ، اسکی باتیں اور اس کا پیار کیسی کیسی حسین دنیائیں اپنے اندر رکھتا ہے ۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اس شخص کا حال بیان کرتے ہیں جو مولا کی باتیں سنتا ہے ،

”...... اس شخص کو خدا کی راہ میں اور خدا کی محبت میں ایسے عاشقِ زار کی طرح بنا دیتی ہے جو اپنے تئیں صدق و ثبات کے کمال کی وجہ سے دیوانہ کی طرح بنا دیتا ہے ۔ اس کا یقین اسکے دل کو شہنشاہ کر دیتا ہے ۔ وہ میدان کا بہادر اور استغناء کے تخت کا مالک بن جاتا ہے ۔

یہی حال میرا ہے جس کو دنیا نہیں جانتی ۔ قبل اس کے جو میں معجزات دیکھوں اور آسمانی تائیدوں کا مشاہدہ کروں میں اسکی کلام سے ہی اُسکی طرف ایسا کھینچا گیا کہ کچھ اٹکل نہیں آتی کہ مجھے کیا ہو گیا ۔ تیز تلواریں میرے اس پیوند کو چھڑا نہیں سکتیں ۔ کوئی آگ مجھے ڈرا نہیں سکتی ۔ وہ کشش جس نے میرے دل پر کام کیا وہ دلائل سے باہر ہے اور بیان سے بلند تر اور براہین سے بالا تر ...... پس وہی ایک بات تھی جو بالخصوص میرے لئے کافی کشش ہوئی اور حضرت احدیت کی طرف مجھے کھینچ کر لے گئی اور یہ کہ کلام کی طاقت نے میرے دل پر کیا کیا اثر ڈالے اور مجھے کہاں تک پہنچا دیا اور کیا کیا تبدیلیاں کیں اور کیا میرے دل میں سے لے لیا اور کیا دے دیا ۔ ان باتوں کو میں کن لفظوں میں ادا کروں اور کس پیرایہ میں دلوں میں بٹھاؤں ۔ جن خارق عادت عنایات کے ساتھ وہ مجھ سے نزدیک ہوا کوئی نہیں جانتا مگر وہ ۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ابتداء اس ترقی اور تعلق کا خدا کا کلام ہے جسکی ناگہانی کشش نے مجھے ایسا اٹھا لیا جیسا کہ ایک زبردست بگولا ایک تنکے کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پھینک دیتا ہے ۔“

سانس آئے کہ نہ آئے مجھے افسوس نہیں
موت بھی آنکھ چرائے مجھے افسوس نہیں
ایک تم مجھ سے نہ ہونا کبھی برہم اے دوست
اور جو چاہے ستائے ، مجھے افسوس نہیں

ـــــــ ابوالاقبال

دُنیا بھی اِک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جُدا ہے

اَے دوستو پیارو ! عقبیٰ کو مت بسارو
کچھ زادِ راہ لے لو ، کچھ کام میں گذارو

قرآن کتابِ رحماں ، سکھلائے راہِ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے اُن پر خدا کے فیضاں

ہے چشمۂ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت
یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت

قرآن کو یاد رکھنا ، پاک اعتقاد رکھنا
فکرِ معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا

درثمین

عروجِ حُسن و زوالِ کرم رہے نہ رہے
یہ صُبحِ شوق یہ شامِ الم رہے نہ رہے

اُڑا چمن میں نہ بے طرح پھُول کا آنچل
صَبا ترا بھی یہاں دم قدم رہے نہ رہے

مَیں اپنے پیاروں سے اُلفت کا کرتو لُوں اظہار
یہ حرف و صَوت ، یہ لَوح و قلم رہے نہ رہے

چمن میں بُلبُلِ ناشاد سوچتا ہی رہا
خزاں کا دَور ہے ثابت قدم رہے نہ رہے

مِرا خلوص بھی نظرِ کرم کا ہے محتاج
وَفا سے کھیلنے والے بھرم رہے نہ رہے

کلی کلی کو ہے کھٹکا سا نارسائی کا
خرامِ ناز میں سیمیں قدم رہے نہ رہے

جو بولنا ہیں تو دو بول پیار کے بولو
یہ کارخانہ فنا کا ہے دم رہے نہ رہے

ڈاکٹر نصیر احمد خان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالسمیع خان

بزرگانِ احمدیت کے ایمان افروز واقعات

دیگر عبادات

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب رمضان کے علاوہ ہر ماہ تین سے پندرہ تک نفلی روزے رکھتے تھے۔ (رفقاء (د-) جلد ۹ صفحہ ۲۰)

حضرت حافظ محمد امین صاحب رمضان المبارک میں بیماری کے سوا ہر سال بیت المبارک میں اعتکاف کرتے تھے۔ (حیاتِ امین صفحہ ۵۲)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رمضان کے آخری عشرہ کے علاوہ بھی دوران سال اعتکاف کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ اپنے گاؤں میں پورا مہینہ معتکف رہے جس میں آپ کو بار بار مکاشفات ہوئے۔ (رفقاء (د-) جلد ۸ صفحہ ۱۲)

مشکلات کے باوجود عبادت کا قیام

عبادت کا قیام کوئی آسان بات نہیں۔ اس میں صدہا قسم کی اندرونی اور بیرونی روکیں اور مشکلات پیدا ہوتی ہیں اور یہی وقت خلوص و وفا کے ناپنے کا ہوتا ہے۔ خوش قسمت ہیں جو ان امتحانوں سے سرخرو ہو کر گزرتے ہیں۔

سب سے پہلے اس شخص کا ذکر جو ظاہری آنکھوں سے محروم تھا مگر دل کی آنکھوں سے خدا کو دیکھ چکا تھا اور آنکھیں رکھنے والوں کے لئے ایک نمونہ بن گیا۔

حضرت حافظ معین الدین صاحب کو ایک عرصہ تک حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا امام الصلوٰۃ ہونے کی توفیق ملی۔ آپ نماز کے لئے بلانے اور اوّل صف میں کھڑے ہونے کے انتہائی دلدادہ تھے آپ نابینا تھے مگر بہرحال میں نماز کے لئے اوّل وقت میں پہنچتے۔ اور ان کا وجود دوسروں کے لئے نماز کا وقت بتانے والی گھڑی کی حیثیت اختیار کر گیا تھا۔

(رفقائے (د-) جلد ۱۳ صفحہ ۲۹)

حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب نماز باجماعت سے بے حد محبت کرتے تھے۔ جب بیت الذکر میں جانے سے معذور ہو گئے تو گھر کے لڑکوں میں سے کسی کو پکڑ کر آگے کھڑا کر دیتے اور باجماعت نماز ادا کرتے۔ ان کی کوٹھی کا ایک کمرہ ہمیشہ نماز باجماعت کے لئے مخصوص ہوتا تھا۔

ایک دفعہ آپ محمود آباد فارم سندھ میں اپنی اراضی پر گئے ہوئے تھے اور ہندو ایس۔ ڈی۔ او سے آپ کی گفتگو ہو رہی تھی کہ نماز ظہر کا وقت آ گیا۔ آپ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور نماز ادا کی۔

تہجد کے بھی پابند تھے۔ اور اس قدر التزام کرتے کہ آپ کے ایک فرزند کہتے ہیں کہ میں عرصہ تک سمجھتا رہا کہ نماز تہجد بھی فرض ہے۔ فرماتے تھے جس رات تہجد کا ناغہ ہو جائے تو اس روز میں اشراق کے وقت بارہ رکعت نفل ادا کرتا ہوں۔ (رفقائے (د-) جلد ۱۲ صفحہ ۱۵۰، ۱۷۰، ۱۷۲، ۱۷۳)

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو ایک دفعہ ملکہ میری نے ونڈسر کے محل میں مدعو کیا۔ گفتگو جاری تھی کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ قاعدہ کے مطابق جب تک ملکہ ملاقات ختم نہ کرے اس وقت تک ملاقاتی اشارۃً بھی ملاقات کے اختتام کی کوشش نہیں کر سکتا تھا۔ مگر چوہدری صاحب نماز ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اسی سوچ میں آپ کے چہرے پر فکر کے آثار نمودار ہو گئے۔ ملکہ نے سمجھ لیا کہ کوئی بوجھ والی بات ہے۔ اس نے پوچھا تو آپ نے بتایا کہ میری نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ اس پر ملکہ اٹھ کھڑی ہوئی اور ہدایت کی کہ چوہدری صاحب کی نمازوں کے اوقات نوٹ کر لئے جائیں اور اگر دوران ملاقات نماز کا وقت آ جائے تو فوراً بتا دیا جائے۔

حضرت چوہدری صاحب نے قریباً نصف صدی کا عرصہ یورپ میں گذارا مگر کبھی کوئی نماز حتیٰ کہ تہجد کی نماز بھی قضا نہیں کی۔

(خالد دسمبر ۱۹۸۵ء صفحہ ۸۹)

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی دفتری اوقات میں نماز کے لئے جاتے تھے۔ ہندو اور سکھ کلرکوں نے اس کی شکایت کر دی۔ بڑے افسر نے بلا کر سمجھایا مگر آپ نے فرمایا کہ میں نماز ضرور پڑھوں گا اور اگر آپ کو یہ بات ناگوار ہے تو میں ملازمت سے استعفیٰ دیتا ہوں۔

چنانچہ آپ نے اس نوکری سے استعفیٰ دے دیا۔

(رفقائے (د-) جلد ۳ صفحہ ۸۳)

عبادت سے روکنے کی داستان تو بہت پرانی ہے۔ اور اب بھی کئی ملکوں میں دہرائی جا رہی ہے مگر اپنے مولا کے عاشق کہیں بھی ہتھیار نہیں ڈالتے۔

لغزش نہ آئی

دیوان سنگھ مفتون لکھتے ہیں:-

جو لوگ احمدیوں کے مذہبی کیریکٹر اور ان کے بلند شعار سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ اگر دنیا کے تمام احمدی ہلاک ہو جائیں ان کی تمام جائیداد لوٹ لی جائے صرف ایک احمدی زندہ بچ جائے اور اس احمدی سے یہ کہا جائے کہ اگر تم بھی اپنا مذہبی شعار تبدیل نہ کرو گے تو تمہارا بھی یہی حشر ہو گا تو یقیناً دنیا میں زندہ رہنے والا یہ واحد احمدی بھی اپنے شعار کو نہیں چھوڑ سکتا۔ مرنا اور تباہ ہونا قبول کر لے گا۔ (ریاست دہلی ۱۶ مارچ ۵۳ء بحوالہ احمدیت کی امتیازی شان صفحہ ۵۶)

روحِ عبادت ۔ دعا

عبادت کا مغز اور روح دعا ہے (جامع ترمذی ابواب الدعوات باب فی فضل الدعاء) اور حقیقت میں تو دعا کی توفیق خدا تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور رحمت ہے مگر اس نے اپنی ذات کے سچے طالبوں کے لئے قبولیت کا در بھی کھولا ہوا ہے۔ اور قبولیتِ دعا کی کثرت اور غیر معمولی حالات میں قبولیت اہل اللہ کی نشانی ہے۔

جماعت احمدیہ کے مربیان نے بھی بارہا بڑی تحدی کے ساتھ قبولیتِ دعا کے چیلنج دیئے مگر کسی کو مقابلے پر آنے کی ہمت نہ ہوئی۔ ڈاکٹر بلی گراہم کو افریقہ میں اور مشہور عیسائی پادری ڈاکٹر سموئیل کو جرمنی میں مقابلہ پر بلایا گیا۔ مگر کسی کو جرأت نہ ہوئی۔

(تاریخ احمدیت جلد ۲ صفحہ ۲۸۸۔ جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۷)

قبولیتِ دعا

ایک لڑکی نے سروس کے لئے درخواست دی ہوئی تھی مگر بعض وجوہ کی بناء پر کامیابی کی امید بہت کم تھی۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ نہ صرف انٹرویو میں اچھے نمبر آئے بلکہ اسے منتخب بھی کر لیا گیا۔

(مصباح جنوری ۸۸ء صفحہ ۱۳۵)

دعاؤں کے تیر

حضرت مولانا راجیکی صاحب ایک دفعہ کشتی میں سوار دریا پار کر رہے تھے۔ جب کشتی عین دریا کے وسط میں پہنچی تو اندھیرا ہو گیا اور سخت آندھی چل پڑی اور کشتی ڈوبنے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ کشتی میں سوار تمام مسافر گھبرا گئے۔ حضرت مولانا نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور حضرت اقدس کی کتب کے طفیل جو آپ کے ساتھ تھیں نجات کیلئے دعا کی۔ اور چند لمحوں میں طوفان تھم گیا اور سب لوگ بخیریت کنارے پر پہنچ گئے۔ (حیات قدسی جلد ۲ صفحہ ۲۴)

حضرت مولوی شیر علی صاحب کا معمول تھا کہ جب یونیورسٹی کے امتحانات شروع ہونے تو طلباء کی معیت میں نہایت الحاح سے دعا کرتے اور پھر طلباء کمرہ امتحان میں داخل ہوتے۔ ایک دفعہ آپ دعا کروا کے واپس آ رہے تھے کہ ایک دوست نے عرض کیا کہ میری بچی نے بھی امتحان دینا ہے اس کے لئے دعا کریں۔ مولوی صاحب دوبارہ ہائی سکول کے برآمدہ میں پہنچے اور بچی کے لئے لمبی دعا کے بعد بشارت دی کہ آپ کی بچی کامیاب ہو جائے گی۔ چنانچہ وہ بچی ضلع بھر اوّل قرار پائی۔

(سیرت شیر علی صفحہ ۲۳۴)

مدد آ گئی

حضور کے رفیق حضرت ماسٹر عبدالرحمن صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے مدرس تھے۔ ایک دفعہ سکول میں ان کے سپرد ایک ایسی جماعت ہوئی جو انگریزی میں بہت کمزور تھی اور آپ کو اندیشہ ہوا کہ انسپکٹر مدارس معائنہ کے وقت آپ کی سروس بُک میں غیر مناسب ریمارکس نہ دیں۔ آپ نے استغفار کر کے دعا کی تو آپ کو بتایا گیا کہ فلاں فلاں اسباق سے امتحان ہو گا۔ چنانچہ آپ نے ساری کلاس سے کہا کہ ان کی تیاری کر لیں۔ انسپکٹر صاحب نے بعینہٖ انہی اسباق کا جائزہ لیا اور نتیجہ سے بہت خوش ہوئے۔ (رفقائے (د-) جلد ۷ صفحہ ۱۱۶)

آپ کے بیٹے سردار بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی کلاس میں دوم یا سوم رہا کرتا تھا۔ دسویں کا امتحان دیا تو والد صاحب نے میری خاطر ایک لاکھ دفعہ استغفار کیا جس کی برکت سے میں اوّل آ گیا۔

(رفقائے (د-) جلد ۷ صفحہ ۹۲)

ایک شخص پولیس انسپکٹر بھرتی ہونا

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوانح فضلِ عمر سے

تضرّعات کا رنگ

حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب نے تشحیذ الاذہان میں ایک مضمون رقم فرمایا جو ماہ رمضان کے متعلق تھا۔ آپ نے اس مضمون میں رمضان کی برکات کا ذکر کرنے کے بعد لکھا۔

"میں رسالہ تشحیذ الاذہان کے لئے اپنی میز میں سے ایک مضمون تلاش کر رہا تھا تو مجھے ایک کاغذ ملا جو میری ایک دعا تھی جو میں نے پچھلے رمضان میں کی تھی۔ مجھے اس دعا کے پڑھنے سے زور سے تحریک ہوئی کہ اپنے احباب کو بھی اس طرف متوجہ کروں۔ نا معلوم کس کی دعا سنی جائے اور خدا کا فضل کس وقت ہماری جماعت پر ایک خاص رنگ میں نازل ہو میں اپنا دردِ دل ظاہر کرنے کے لئے اس دعا کو یہاں نقل کر دیتا ہوں کہ شاید کسی سعید الفطرت کے دل میں جوش پیدا ہو اور وہ اپنے رب کے حضور میں اپنے لئے اور جماعت احمدیہ کے لئے دعاؤں میں لگ جائے جو کہ میری اصل غرض ہے۔ وہ دعا یہ ہے

"اے میرے مالک۔ میرے قادر خدا میرے پیارے مولا، میرے رہنما، اے خالق ارض و سما، اے منصرف آب و ہوا، اے وہ خدا جس نے آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک لاکھوں ہادیوں اور کروڑوں رہنماؤں کو دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ اے وہ علی کبیر جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم الشان رسول مبعوث کیا۔ (...)

اے نور کے پیدا کرنے والے اور ظلمات کے مٹانے والے تیرے حضور میں، ہاں صرف تیرے ہی حضور میں مجھ سا ذلیل بندہ جھکتا اور عاجزی کرتا ہے۔ کہ میری صدا سن اور قبول کر۔ کیونکہ تیرے ہی وعدوں نے مجھے جرأت دلائی ہے کہ میں تیرے آگے کچھ عرض کرنے کی جرأت کروں۔ میں کچھ نہ تھا تو نے مجھے بنایا۔ میں عدم میں تھا تو مجھے وجود میں لایا۔ میری پرورش کے لئے اربعہ عناصر بنائے اور میری خبر گیری کے لئے انسان کو پیدا کیا۔ جب میں اپنی ضروریات کو بیان نہ کر سکتا تھا تو نے مجھ پر وہ انسان مقرر کئے جو میری فکر خود کرتے تھے۔ پھر مجھے ترقی دی اور میرے رزق کو وسیع کیا اے میری جان! ہاں اے میری جان!

تو نے آدم کو میرا باپ بننے کا حکم دیا اور حوا کو میری ماں مقرر کیا اور اپنے غلاموں میں سے ایک غلام کو جو تیرے حضور عزت سے دیکھا جاتا تھا۔ اس لئے مقرر کیا کہ وہ مجھ سے ناسمجھ اور نادان اور کم فہم انسان کے لئے تیرے دربار میں سفارش کرے اور تیرے رحم کو میرے لئے حاصل کرے۔ میں گنہگار تھا تو نے ستاری سے کام لیا۔ میں خطا کار تھا تو نے غفاری سے کام لیا۔ ہر ایک تکلیف اور دکھ میں میرا ساتھ دیا۔ جب کبھی مجھ پر مصیبت پڑی تو نے میری مدد کی۔ اور جب کبھی میں گمراہ ہونے لگا تو نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ باوجود میری شرارتوں کے تو نے چشم پوشی کی اور باوجود میرے دور جانے کے تو میرے قریب ہوا۔ میں تیرے نام سے غافل تھا مگر تو نے مجھے یاد رکھا۔ ان موقعوں پر جہاں والدین اور عزیز و اقربا اور دوست و غمگسار مدد سے قاصر ہوتے ہیں تو نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھایا اور میری مدد کی۔ میں غمگین ہوا تو تو نے مجھے خوش کیا۔ میں افسردہ دل ہوا تو تو نے مجھے شگفتہ کیا۔ میں رویا تو تو نے مجھے ہنسایا۔ کوئی ہو گا جو مذاق میں تڑپتا ہو مجھے تو تو نے خود ہی چہرہ دکھایا۔ تو نے مجھ سے وعدے کئے اور پورے کئے اور کبھی نہیں ہوا کہ تجھ سے اپنے اقراروں کے پورا کرنے میں کوتاہی ہوئی ہو۔ میں نے بھی تجھ سے وعدے کئے اور توڑے مگر تو نے اس کا کچھ خیال نہیں کیا۔ میں نہیں دیکھتا کہ مجھ سے زیادہ گنہگار کوئی اور بھی ہو۔ اور میں نہیں جانتا کہ مجھ سے زیادہ مہربان تو کسی اور گنہگار پر بھی ہو۔ تیرے جیسا شفیق وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔ جب میں تیرے حضور میں آ کر گڑگڑایا اور زاری کی تو نے میری آواز سنی اور قبول کی۔ میں نہیں جانتا کہ تو نے کبھی میری اضطراب کی دعا رد کی ہو۔ پس اے میرے خدا میں نہایت درد دل سے اور سچی تڑپ کے ساتھ تیرے حضور میں گرتا اور سجدہ کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ میری دعا کو سن اور میری پکار کو پہنچ۔ اے میرے قدوس خدا میری قوم ہلاک ہو رہی ہے۔ اسے ہلاکت سے بچا۔ اگر وہ احمدی کہلاتے ہیں تو مجھے ان سے کیا تعلق جب تک ان کے دل اور سینے صاف نہ ہوں۔ اور وہ تیری محبت میں سرشار نہ ہوں۔ مجھے ان سے کیا غرض۔ سو اے میرے رب! اپنی صفات رحمانیت اور رحیمیت کو جوش میں لا اور ان کو پاک کر دے (...) وہ تیرے دین کے لئے بے قرار ہو جائیں اور ان کے اعمال ان کے اقوال سے زیادہ عمدہ اور صاف ہوں۔ وہ تیرے پیارے چہرے پر قربان ہوں اور تیرے کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا۔ تیرے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دعائیں ان کے حق میں قبول ہوں اور اس کی پاک اور سچی تعلیم ان کے دلوں میں گھر کر جائے۔ اے میرے خدا میری قوم کو تمام ابتلاؤں اور دکھوں سے بچا اور ہر قسم کی مصیبتوں سے انہیں محفوظ رکھ ان میں بڑے بڑے بزرگ پیدا کر۔ یہ ایک قوم ہو جائے جو تو نے پسند کر لی ہے اور یہ ایک گروہ ہو جس کو تو اپنے لئے مخصوص کر لے۔ شیطان کے تسلط سے محفوظ رہیں۔ اور ہمیشہ ملائکہ کا نزول ان پر ہوتا رہے۔ اس قوم کو دین و دنیا میں مبارک کر، مبارک کر۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اے جہانوں کے مالک تو ایسا ہی کر۔

اس کے بعد میں اپنے لئے اپنے بھائیوں کے لئے اپنی والدہ کے لئے اپنی ہمشیروں کے لئے اپنے دوستوں کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جن کا نام نیچے لکھتا ہوں۔ دعا کرتا ہوں اور نہایت عاجزی سے دعا کرتا ہوں کہ ہم کو دین و دنیا میں مبارک کر۔ نیک کر۔ پاک کر۔ اپنے لئے چن لے ہدایت کا پھیلانے والا بنا۔ دین حق کا خادم بنا۔ اور صحت و پاک عمر عطا فرما۔ ہم دین حق پر مریں اور تو ہماری وفات کے وقت ہم پر خوش ہو اور ہماری عمر تیری ناراضگی سے پاک ہو۔ پھر میں خاص طور سے امام جماعت کے لئے دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے رب! ان کے علم و فضل میں ترقی دے ان کو اپنے کام میں کامیاب کر اور ہر قسم کے دکھوں سے بچا۔ ان کی تدابیر میں برکت ڈال اور ان راہوں پر چلا جو دین حق کی ہوں۔

میری اس دعا کو اس جگہ نقل کرنے سے یہ غرض ہے کہ شائد کوئی نیک روح فائدہ اٹھائے اور اس مبارک مہینہ میں خاص طور سے جماعت احمدیہ دین حق کی ترقی کے لئے دعاؤں میں لگ جائے۔ میں آخر میں پھر اپنے احباب پر زور دیتا ہوں کہ اس وقت کو ضائع مت کرو۔ رات کو خدا کے حضور چلاؤ اور دن کو سجدہ کرو۔ ایک ایسی تدبیر ہے کہ اگر تم میں سے ایک جماعت سچے دل سے ایسا کرنے والی نکل آئے تو خدا اپنے پاک کلام میں کامیابی کا وعدہ دیتا ہے۔ پس کون بدبخت ہے جس کو خدا کے وعدوں پر اعتبار نہ ہو خدا کرے کہ ہم لوگوں میں وحدت پیدا ہو

بقیہ: صـ۳ سے آگے

چاہتا تھا۔ مگر کئی دفعہ کی کوشش کے باوجود ناکام ہوا۔ آخر حضرت مولوی عبدالواحد صاحب سے دعا کی درخواست کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں وہ کامیاب ہو گیا۔ اس بات کی خدا نے حضرت مولوی صاحب کو پیشگی اطلاع بھی دے دی تھی (رفقائے (-) جلد ۱۰)

حضرت حافظ حامد علی صاحب اور ان کے بھائی بحری سفر پر تھے کہ سمندر میں طوفان آگیا اور اس کے بچنے کی کوئی امید نہ رہی۔ دونوں بھائی دعا میں مشغول ہو گئے۔ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد کپتان نے اعلان کیا کہ جہاز خطرے سے باہر ہو گیا ہے۔ اور یہ دونوں سہولت سے اپنی منزل پر اتر گئے۔

بعد میں جہاز آگے روانہ ہوا اور ایک دن کے سفر کے بعد سمندر میں غرق ہو گیا۔ (رفقائے (-) جلد ۱۳ صـ۲۴)

حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب انگلستان کے جماعت کے مربی کے طور پر پہنچے تو اپنی کم مائیگی اور کم علمی کا احساس کرتے ہوئے یہ دعا کی کہ الٰہی میں نالائق ہوں اور کوئی قابلیت نہیں تو ہی مدد فرما۔ چنانچہ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو غالب رہنے کی بشارت دی اور پھر تمام عرصہ اس وعدہ کو پورا فرمایا۔
(الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۱۹ء)

حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے بچپن میں ایک کتاب میں حضرت بلال رضی کے حالات پڑھے تو ان کے دل سے بے اختیار یہ دعا نکلی :۔

"یا الٰہی مجھے بلال بنا دے"

اللہ تعالیٰ نے اس معصوم دل سے نکلے ہوئے یہ پاک جذبات قبول کئے اور آپ کو انگلستان میں جماعت احمدیہ کا پہلا مربی ہونے کا اعزاز عطا فرمایا۔ آپ جب وہاں پہنچے تو بیت الذکر ووکنگ کا تنازعہ چل رہا تھا۔ اس کا فیصلہ جماعت کے حق میں ہوا اور آپ کو وہاں نماز کے لئے پہلی ندا بلند کرنے کی سعادت عطا ہوئی۔
(حیات نور صفحہ ۶۱۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادداشتیں ـــــ ڈاکٹر فہمیدہ منیر

مکرم مستری جان محمد صاحب

دسمبر ۱۹۴۷ء کے جلسہ پر ہم سب گھر والے کراچی سے قادیان گئے۔ اس سے پیشتر ۱۹۴۶ء میں بھی جلسہ پر گئے تھے۔ تب میرے دادا جان مستری جان محمد صاحب سے میری ملاقات ہوئی۔ ان کا کام تھا کہ صبح نماز اور تلاوت کے بعد کبھی سائیکل پر اور کبھی پیدل نکل پڑتے اور مختلف گھروں میں جاتے اور ان سب گھروں میں ان کی ضرورت کے سودے پہنچا کر گھر واپس آتے۔ جہاں مرد نہ ہوتے تھے بہت ہنس مکھ تھے اور باوجود پیرانہ سالی کے آخر وقت تک چلتے پھرتے رہتے۔ روزانہ بہشتی مقبرہ جاتے اور مجھے ساتھ لے جاتے۔ واپس آکر وہیں چھلّہ سے گنّے کا رس پلاتے۔ مینارہ قادیان پر پہلی بار میں ان کے ساتھ چڑھی۔ ۱۹۴۷ء کے جلسہ پر مہمانوں کی خوب خدمت کی۔ میرے چچا جان محمود احمد راجپوت کی شادی کے بعد دعوتوں کا سلسلہ چلا۔ اس میں بھی سودا سلف لاتے رہے۔ سردی لگ گئی۔ بخار ہو گیا اور غالباً نمونیہ ہو گیا۔ نور ہسپتال قادیان میں داخل ہوئے میں اس وقت تقریباً ۱۰ سال کی تھی۔ اور پہلی وفات جو میرے سامنے ہوئی ان کی تھی۔ اور یہ میرا پہلا تجربہ تھا موت کو قریب سے دیکھنے کا۔ مغرب کے وقت ان کی میت کو گھر لایا گیا۔ اس دن پہلی بار میں نے موت کے متعلق سوچا۔ میں نے انہیں دیکھا اور بہت کم دیکھا لیکن وہ مجھے بھولتے کبھی نہیں۔ ان کی موت نے مجھ ایک کمسن کو یہ عزم دیا تھا کہ بیماری کا کوئی علاج ہونا چاہئے۔ لیکن تب میں یہ نہیں جانتی تھی کہ موت کا کوئی علاج نہیں

دادا جان جان محمد نے اپنے بچوں کو بہت ہی محنت اور عرق ریزی سے پڑھایا۔ دوسری جنگ عظیم پر افریقہ گئے وہاں فوج میں کمپاؤنڈر رہے۔ وطن واپس آئے حکومت وقت نے ان کے ابا جان کو جو جائیداد دی تھی اس میں عزیزوں کی خورد برد کے ہاتھوں مجبور ہو کر مستری کا کام شروع کر دیا۔ اس طرح اپنے بچوں کو اپنے ہاتھوں کی روزی یعنی رزق حلال سے پڑھایا لکھایا۔ اور وہ سب اچھے عہدوں پر فائز ہوئے۔ اس طرح راجپوت ہوتے ہوئے بھی مستری جان محمد کہلائے۔ گجرات میں ان کے ہاتھوں کے بنائے ہوئے مکان اب بھی موجود ہیں جنہیں احمدیت کے باعث چھوڑ کر آ گئے۔ ان کے خطوط والد صاحب کے نام میں نے بہت بچپن میں پڑھے تھے۔ ہر خط میں احمدیت سے وابستگی، نماز و روزہ کی پابندی اور رزق حلال پر زور ہوتا تھا۔ فضول خرچی سے بچنے۔ بچوں کے لئے دعا کرنے کی تاکید ہوتی تھی۔

ان کی اولاد میں سے سوائے چچا جان محمود احمد راجپوت کے سب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے حالات چچا جان بہتر جانتے ہوں گے مصروفیت نے موقع نہ دیا کہ ان سے التجا کر سکوں۔ بہر حال جو میں ان کے بارہ میں دس سال کی عمر میں جانتی تھی اس کا اظہار کیا ہے۔ بقیہ قرض کے لئے چچا جان محمود سے التجا کروں گی کہ وہ کبھی موقع ملے تو چکائیں۔ مقصد تو ان چند سطور کا آپ سب قارئین جانتے ہیں۔ ان کے حق میں دعائے خیر اور درجات کی بلندی کی دعا ہے۔ اے اللہ ان کے درجات جنت کے اعلیٰ مقامات تک پہنچا۔

بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہیں۔ دسمبر ۱۹۴۷ء یا جنوری ۱۹۴۸ء کی بات ہے۔ ہمارے خاندان کے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہونے والے پارٹیشن سے پہلے آخری فرد تھے۔

بشریٰ شاہدہ ـــــ

مکرم قاری محمد امین صاحب

میرے پیارے اباجان مکرم قاری محمد امین صاحب مورخہ ۷ ر اکتوبر ۱۹۹۰ء کو صبح تقریباً ۷ بجے دل کا دورہ پڑنے سے ۸۳ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔

؎ بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

پیارے اباجان ۷ ر نومبر ۱۹۰۷ء کو گجرات کے ایک گاؤں اسلام گڑھ میں پیدا ہوئے آپ کا نام حضرت بانی سلسلہ نے رکھا تھا۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ بچپن سے بہت نیک عبادت گذار اور خاموش طبیعت کے مالک تھے۔ پنجوقتہ نماز کے علاوہ تہجد گذار تھے نماز باجماعت تو گویا ان کی روح کی غذا تھی سردی ہو یا گرمی بارش ہو یا آندھی نماز بیت الذکر میں ہی ادا کرتے۔ دادی جان بتایا کرتی تھیں کہ اباجان نے سات سال کی عمر میں نماز پڑھنی شروع کی اور ساری زندگی میں شاید ہی کوئی نماز چھوڑی ہو۔ اپنے محلہ دارالصدر شمالی کی بیت الانوار میں تقریباً ۳۵ سال امامت کی۔ قرآن کریم کی تلاوت نہایت خوش الحانی سے کرتے تھے۔ آپ کا معمول تھا کہ آدھا سیپارہ فجر کی نماز سے پہلے اور آدھا سیپارہ نماز کے بعد گھر آنے پر تلاوت کیا کرتے تھے اور رمضان شریف میں کم از کم تین دفعہ قرآن کریم ختم کرتے۔

آپ نہایت شفیق باپ تھے بچوں کو ڈانٹنا تو کجا ان سے اونچی آواز میں بولتے تک نہ تھے اسکے باوجود ان کا بڑا رعب تھا نہایت کم گو اور خاموش طبیعت تھے فضول باتوں میں کبھی وقت ضائع نہ کرتے۔ آپ نے لمبا عرصہ صدر انجمن احمدیہ میں مختلف محکموں میں خدمات انجام دیں کافی عرصہ قادیان میں اور ربوہ میں بھی افسر لنگر خانہ رہے اور آخر میں محاسب کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ آپ حساب کتاب کے بڑے ماہر تھے۔ مشکل سے مشکل مسئلہ کو فوراً حل کر دیتے باوجود میٹرک تک تعلیم کے انگریزی بڑی اچھی طرح پڑھتے اور پڑھا بھی لیتے تھے۔ آپ بہت متوکل علی اللہ تھے کسی بھی مشکل یا مصیبت میں صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑتے۔ قلیل آمدنی کے باوجود اپنے تمام بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی ربوہ میں مکان بنایا۔ چار بیٹے چار بیٹیوں کی شادیاں کیں طبیعت نہایت سادہ تھی کھانے اور لباس میں سادگی اختیار کرتے ظاہری نمود و نمائش کو بالکل پسند نہ کرتے اپنی والدہ سے بہت محبت تھی ان کے آخر وقت تک انکی خدمت کی۔ ان کی وفات کے بعد ان کا چندہ بڑی باقاعدگی سے ادا کرتے رہے۔

وفات سے کچھ عرصہ پہلے دل کی ہلکی تکلیف ہوئی ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق بڑی باقاعدگی سے دوائیاں استعمال کرتے رہے بظاہر صحت بہت اچھی تھی۔ آخر تک بیت الذکر میں نماز کے لئے جاتے رہے مرکز کے سوا کسی اور جگہ رہنا بالکل پسند نہیں تھا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ۶ ر اکتوبر کی رات کو لاہور قریباً ایک ماہ رہنے کے بعد واپس ربوہ آئے اور اگلی صبح ۷ بجے جس طرح خاموشی سے زندگی گذاری اسی خاموشی سے اللہ کے حضور حاضر ہو گئے۔ خدا کے فضل سے بچپن سے ہی موصی تھے۔ اور اپنا اور امی جان کا حصہ وصیت زندگی میں ہی ادا کر دیا تھا۔ آپ نے ہماری امی جان کے علاوہ چار بیٹے چار بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ میرے پیارے اباجان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے اور بغیر حساب کے ان کو بخش دے اور میری والدہ صاحبہ کے لئے بھی جو کہ ضعیف اور کمزور ہیں دعا کی درخواست ہے

میاں محمد ابراہیم ـــــ

قائدانہ صلاحیتوں کا مالک

پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خاں۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت اوسط حد عمر جو بقول ایک انگریز شاعر۔ ستر سال ہے۔ بہت ہی پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ عملاً جوانی میں ہی۔ ایک اور مسلمہ مقولہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہ دیوتے جن انسانوں سے محبت کرتے ہیں۔ وہ جوانی میں ہی وفات پا جاتے ہیں۔ تاہم ہم احمدی لوگ ان کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کی موت بے وقت واقع ہوئی۔ کیونکہ اپنی حکمتوں کو قادر مطلق ہی بہتر جانتا ہے۔ اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ یہ اور بات ہے کہ انسان اپنے عجز اور ناقص علم کی وجہ سے اس کو نہیں سمجھتا اور یہ اس لئے کہ وفات پانے والے عزیز سے اسے اس قدر محبت ہوتی ہے کہ وہ اس سے جدا ہونا برداشت ہی نہیں کرتا۔ وفات پانے والا عزیز اس کا اس قدر جزو روح بن چکا ہوتا ہے۔ کہ اس کی جدائی کے خیال سے وہ قدرت کے اس فعل سے سمجھوتہ کرنے کو تیار ہی نہیں ہوتا۔

یہی کیفیت نصیر خاں کی رحلت کا لازمہ تھی اور ہے۔ بہرحال ان کی جس خوبی کا میں خاص طور پر یہاں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ ان کی قائدانہ صلاحیت ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ پیدا ہی DICTATION دینے کے لئے ہوئے تھے۔ گویا۔ قائد اور لیڈر بننا ان کا پیدائشی حق تھا معروف محاورہ کے مطابق جو لوگ تابعداری کرنا نہیں جانتے انہیں کمانڈ کرنا بھی نہیں آسکتا۔ نصیر نے حفظ مراتب کا ہمیشہ خیال رکھا۔ بزرگوں اور اولوالامر حضرات کی دل سے فرمانبرداری کی۔ اور وقت آنے پر خود بھی اس کے فطری لوازمات سے متمتع ہو گئے۔ یعنی جب اپنے حلقہ میں برسر اقتدار آئے کالج کے زمانہ میں بالخصوص کھیلوں

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ

دھان کے کیڑے اور بیماریاں

دھان کی فصل کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والے کیڑے دھان کی تنے کی سنڈی اور سفید پشت والا تیلہ ہیں۔ اسکے علاوہ ٹوکر کالی بھونڈی اور پتہ لپیٹ سنڈیاں ہیں۔

دھان کے تنے کی سنڈیوں کا حملہ زیادہ تر باسمتی اقسام پر اور سفید پشت والا تیلہ عام طور پر اری اقسام پر حملہ آور ہوتا ہے زیادہ حملہ کی صورت میں اگر مناسب تدارک نہ کیا جائے تو نتیجہ پوری فصل کی تباہی کی صورت میں نمودار ہو سکتا ہے۔ ٹوکر پنیری اور فصل دونوں کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ جن زمینوں میں پانی کھڑا نہیں ہوتا وہاں اسکا حملہ شدید ہوتا ہے۔ پتہ لپیٹ سنڈی کا حملہ کچھ عرصے سے دیکھنے میں آیا ہے۔ اور اسکا حملہ دونوں اقسام پر یکساں طور پر ہوتا ہے۔ اگرچہ سیاہ سنڈی کا حملہ صرف چند جگہوں تک مخصوص ہے۔

دھان کے تنے کی سنڈیاں

یہ کیڑا سب سے زیادہ نقصان باسمتی فصل کو پہنچاتا ہے۔ سنڈی کی حالت میں یہ موسم سرما دھان کے مڈھوں میں گذارتا ہے۔ اور مارچ کے آخر یا اپریل کے شروع میں مڈھوں سے پروانے بن کر کاشتہ فصل کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں اس کا آسان مداوا یہ ہے کہ دھان کے مڈھوں کو حد ماہ فروری کے آخر تک ہل وغیرہ چلا کر اچھی طرح سے اکھاڑ دینا چاہیئے۔ اور اسکا دوسرا آسان علاج یہ ہے کہ دھان کی پنیری ۲۰ مئی سے پہلے ہرگز ہرگز کاشت نہیں کرنی چاہیئے اس تاریخ سے پہلے کاشت کی ہوئی پنیری پر اس کا حملہ بہت زیادہ ہوتا ہے اس کے علاوہ پنیری اور فصل پر مناسب وقت پر زہر پاشی کرنے سے اس کیڑے کے نقصان سے فصل کو بچایا جا سکتا ہے زہروں کے انتخاب کا طریقہ استعمال وغیرہ کیلئے محکمہ زراعت کے عملہ سے ہدایات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ دانہ دار زہروں کا استعمال ان کھیتوں میں کریں جہاں پانچ چھ دن کے لیئے پانی کھڑا رکھا جا سکے۔ جن کھیتوں میں پانی کھڑا نہ رکھا جا سکے یا بہت گہرا پانی ہو وہاں دانے دار زہروں کی بجائے مائع زہروں کا سپرے کریں۔ سب سے پہلے پنیری کی حفاظت دانہ دار زہروں یا سپرے سے کریں اور پھر فصل پر پہلا سپرے لاب منتقل ہونے کے ۳۰-۳۵ دن بعد کریں۔ اور پھر ۱۰-۱۵ دن کے وقفے سے سپرے کرتے رہیں۔ جب پھول نکل آئیں تو سپرے بند کر دیں۔

کھیت کا بغور جائزہ لیتے رہنے سے پہلی زہر پاشی جو ۲۵-۳۰ دن کے بعد کی جاتی ہے چھوڑی بھی جا سکتی ہے۔ صبح کے وقت سورج کی مخالف سمت سے کھیت کو دیکھنے سے پروانوں کی تعداد اگر فی مرلہ پانچ سے زیادہ نہ ہو تو پہلی زہر پاشی نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اسوقت کے معمولی نقصان کو پودے مزید شاخیں بنا کر پورا کر لیتے ہیں۔ لاب لگنے کے ۵۰-۵۵ دن بعد دانے دار زہر کا چھٹہ ضرور کریں۔ کیونکہ اسی وقت کے نقصان کو کسی صورت میں پورا نہیں کیا جا سکتا۔ اسلئے اس وقت زہر پاشی ضرور کرنی چاہیئے۔ زہر پاشی کرتے وقت مقدار بالکل پوری رکھیں سفارش کردہ مقدار سے کم زہر پاشی فائدے کی بجائے نقصان کا موجب بنتی ہے۔ کم مقدار میں زہر پاشی کیڑوں کی مقدار اور انکی قوت مزاحمت کو کئی گنا بڑھا دیتی ہے۔

سفید پشت والا تیلہ

پچھلے چند سالوں سے سفید پشت والے تیلہ کا حملہ دھان کی فصل پر کافی بڑھ گیا ہے۔ اسکا حملہ زیادہ تر اری اقسام پر ہوتا ہے۔ مگر شدید حملہ کی صورت میں باسمتی اقسام بھی اسکی زد میں آجاتی ہیں۔ دھان کی سنڈی کیلئے جو زہریں استعمال کی جاتی ہیں تیلہ بھی ان سے کنٹرول ہو جاتا ہے لیکن چونکہ یہ کیڑا اکثر پودوں کے نچلے حصے میں ہوتا ہے۔ اس لئے زہر کا چھڑکاؤ یا سپرے پودوں کے نچلے حصوں میں کرنی چاہیئے۔ ہمارے موسمی حالات میں یہ کیڑا عموماً ستمبر کے تیسرے ہفتہ میں فصل پر حملہ آور ہوتا ہے۔ نئی قسم کے۔ ایس۔ ۲۸۲ اگیتی ہونے کی وجہ سے ان دنوں پکنے کے قریب ہوتی ہے۔ اسلئے اکثر وقت پر کاشت کی ہوئی یہ قسم انکے نقصان سے بچ جاتی ہے۔ لیکن اری ۶ ان دنوں ابھی ہری ہوتی ہے۔ اسلئے اس قسم پر نسبتاً زیادہ حملہ ہوتا ہے۔

چونکہ یہ کیڑا اکثر پودے کے نچلے حصوں میں ہوتا ہے اسلئے سپرے کرتے وقت پمپ کی نوزل پودوں کے نچلے حصے میں رکھنی چاہیئے۔

ٹوکہ

ٹوکر کی پانچ چھ قسمیں دھان کی فصل پر حملہ کرتی ہیں اسکا حملہ پنیری اور فصل دونوں پر ہوتا ہے لیکن پنیری پر حملہ زیادہ ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اسکے شدید حملے کی صورت میں پنیری دوبارہ کاشت کرنی پڑتی ہے۔ اسلئے درحقیقت پنیری کی اس سے حفاظت اشد ضروری ہے۔ اس سے حفاظت کسی بھی مناسب زہریلی ڈسٹ سے بآسانی کی جا سکتی ہے۔ اسکے علاوہ پنیری کاشت کرنے کے آٹھ دس دن بعد پنیری اور اسکی وٹوں پر دھوڑا کرنا چاہیئے۔ اور اگر حملہ دوبارہ ہو تو اسی حساب سے دھوڑا کرتے رہنا چاہیئے۔

پتہ لپیٹ سنڈی

اس کیڑے کا حملہ اب کافی بڑھ گیا ہے۔ اسکا حملہ اری اور باسمتی دونوں اقسام پر ہوتا ہے یہ کیڑا سنڈی کی حالت میں پتوں کے سبز مادہ کو کھاتا ہے۔ سنڈی انڈے سے نکلنے کے بعد ایک دو دن تک کھلے پتوں پر رہتی ہے۔ مگر بعد میں یہ سنڈی پتے کے دونوں کناروں کو اپنے لعاب سے موڑ کر پتے کو نالی نما بنا لیتی ہے۔ اور اس کے اندر رہ کر پتے کا سبز مادہ کھا جاتی ہے۔ پتے کا سبز مادہ ضائع ہو جانیکی وجہ سے پتے میں خوراک بنانے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ جو فصل وقت پر کاشت کی گئی ہو اس پر ۶۰-۶۵ دن یعنی گوبھ آنے پر مناسب زہروں کا دھوڑا کریں۔ لیکن جو فصل پچھیتی کاشت کی گئی ہو اس پر ان زہروں کا دو دفعہ استعمال کریں یعنی جب فصل ۶۰-۶۵ دن کی ہو یعنی گوبھ آنے پر اور دوسری دفعہ پھول نکلنے کے ہفتہ بعد۔ ان کے علاوہ جو زہر تنے کی سنڈیوں اور سفید پشت والے تیلہ کے تدارک بذریعہ سپرے کئے جائیں ان سے بھی اس کیڑے کا تدارک ہو جاتا ہے۔

دھان کی سیاہ سنڈی

اس کیڑے کا حملہ لاب منتقل کرنے کے دو یا اڑھائی ماہ کے اندر ہوتا ہے۔ یہ کیڑا اور بچہ دونوں حالتوں میں پتوں کو کھرچ کر سبز مادہ کھا جاتا ہے۔ جس سے پتوں پر سفید دھاریاں نظر آتی ہیں۔ پتوں کا سبز مادہ ضائع ہونے کی وجہ سے پودے کی خوراک بنانے کی صلاحیت شدید متاثر ہوتی ہے۔ اس سے فصل کی بڑھوتری رک جاتی ہے۔ جو زہر پتہ لپیٹ سنڈی کے تدارک کیلئے استعمال کئے جائیں وہی زہر اس کیڑے کے تدارک کے لیئے بھی مؤثر ہیں۔ یہ کیڑا بھی پتوں پر حملہ کرتا ہے اس لیئے زہر پاشی پتوں پر کرنی چاہیئے۔

دھان کی بیماریاں

دھان کی بیماریوں میں سب سے اہم دھان کا بھبکا (PADDY BLAST) یہ بیماری باسمتی اقسام پر حملہ آور ہوتی ہے۔ اور بیماری کے لیئے موزوں موسم والے سال میں یہ بیماری بہت زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔ وہ علاقے جہاں زمینوں میں پانی کھڑا نہیں ہوتا وہاں اس بیماری کا حملہ زیادہ ہوتا ہے۔ یہ موذی مرض فصل کے پکنے تک کسی بھی وقت حملہ آور ہو سکتا ہے۔ اسی بیماری کو مختلف اوقات میں حملہ کی بنا پر تین حالتوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) پتوں کا بھبکا

(۲) گانٹھوں کا بھبکا

(۳) سٹے کی گردن کا بھبکا

پتوں پر حملہ کی صورت میں ان پر بھورے آنکھ نما نشانات پڑ جاتے ہیں۔ جن کا درمیانی حصہ ہلکے مٹیالے رنگ کا ہوتا ہے۔ اگر موسمی حالات سازگار ہوں تو یہ نشانات بڑھ کر آپس میں مل جاتے ہیں اور سارا پتہ سوکھ جاتا ہے۔

گانٹھوں پر حملہ کی صورت میں گانٹھوں کے ارد گرد سیاہ نشانات ہالہ بنا دیتے ہیں اور اکثر پودا وہاں سے ٹوٹ کر گر جاتا ہے۔

سٹے کی گردن پر حملہ اس بیماری کی سب سے زیادہ نقصان دہ صورت ہے۔ سٹے کی گردن میں حملہ کی صورت میں سیاہی مائل نشانات سٹے کی گردن کے ارد گرد ہالہ بنا لیتے ہیں اور سٹہ وہاں سے ٹوٹ جاتا ہے۔

شدید حملہ کی صورت میں مذکورہ بالا نشانات سٹے کی شاخوں پر بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ اس صورت میں ان شاخوں کے دانے نہیں بنتے اور اگر بنتے بھی ہیں تو ان میں نشاستہ کی مقدار کم ہوتی ہے۔ جس سے پیداوار میں نمایاں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ اس موذی بیماری سے فصل کو بچانے کے لیئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جائیں تو بہت حد تک فائدہ ہو سکتا ہے۔

(۱) بیج ہمیشہ صاف ستھرا اور تندرست استعمال کیا جائے۔

(۲) زرخیز زمینوں میں زیادہ کھاد نہ ڈالی جائے۔

(۳) پچھلے سال کی بیمار فصل کی پرالی اور مڈھ بہت جلد تلف کر دیئے جائیں۔

(۴) سٹہ نکلنے کے بعد فصل کو سوکا ہرگز نہ لگنے دیں ورنہ دوائی سے بھی پوری طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح: مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب کاٹھگڑھی مربی سلسلہ دارالعلوم غربی ربوہ کا نکاح دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرمہ عفت خلیل صاحبہ بنت چوہدری خلیل احمد صاحب کے ساتھ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مورخہ ۲۲ اپریل ۹۱ء کو بعد نماز مغرب پڑھا۔

○ مکرم محمد شیر خان صاحب حال لطیف آباد حیدر آباد کے بیٹے مقصود احمد صاحب کا نکاح عزیزہ طلعت نسرین صاحبہ بنت ریٹائرڈ صوبیدار محمد اقبال خان صاحب کے ساتھ شکر گئے ڈاکخانہ مینی ضلع صوابی میں ۲۳ جون ۹۱ء کو مکرم ارشاد احمد خان صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ ۲۸ جون ۹۱ء کو رخصتانہ عمل میں آیا۔ مکرم ڈاکٹر محمد صادق صاحب امیر جماعت مقامی مردان نے دعا کرائی۔ دونوں بچے مکرم ملک عبدالجبار خان صاحب سابق امیر جماعت ٹوپی ضلع مردان کے پوتا۔ پوتی ہیں۔

○ عزیزہ محترمہ عامرہ عالم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد عالم صاحب 9/5 اپر مال سکیم لاہور کا نکاح مکرم چوہدری طارق محمود بھٹی صاحب ساکن 6/A سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا سے مبلغ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۲۱ جون ۹۱ء بروز جمعۃ المبارک مکرم مولانا حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے دارالذکر لاہور میں پڑھا۔

○ مکرم امجد عالم ابن محمد عالم زاہد آف ۱۳۱ ریبنک روڈ چوہان پارک اسلام پورہ لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ شازیہ اسلم شیخ بنت شیخ محمد اسلم صاحب آف بنگالی سٹریٹ گنپت روڈ لاہور تیس ہزار روپے حق مہر پر عامر ہوٹل لوئر مال لاہور کے ہال میں مورخہ ۲۶ جون ۹۱ء کو بوقت ½8 بجے شب صوفی محمد اسحٰق صاحب نے پڑھا

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان رشتوں کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی: عزیزہ امۃ القدیر صاحبہ بنت مکرم ملک محمد سلیم صاحب ہرل دارالعلوم غربی کا نکاح ہمراہ عزیز عبدالواسع عابد صاحب مربی سلسلہ ابن میاں محمد عبداللہ صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بھابڑہ بعوض ۲۰ ہزار روپے حق مہر مورخہ ۲۶ جون ۹۱ء کو مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے بیت صادق میں بعد نماز عصر پڑھا اگلے روز تقریب رخصتانہ ہوئی۔ مکرم ملک محمد سلیم صاحب رفیق حضرت اقدس نے دعا کروائی۔ ۲۸ جون بروز جمعۃ المبارک رات ۸ بجے میاں محمد عبداللہ صاحب نے دارالعلوم جنوبی میں دعوت ولیمہ دی۔ اور آخر پر مکرم صوفی بشارت الرحمان صاحب وکیل التعلیم نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اپنے فضلوں سے معمور کرے اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت: مکرم صداقت احمد قمر کو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۹ جون ۹۱ء کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ بچی کا نام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے عفیفہ نرگس تجویز فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ بچی ڈاکٹر غلام محمد حق سابق معلم وقف جدید کی پوتی اور مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سروعہ چک نمبر ۸۴ فتح ضلع بہاولپور کی نواسی ہے۔

○ مکرم کمال الدین صاحب رکن نظارت تعلیم کو اللہ تعالےٰ نے ۲۴ جون ۹۱ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جو وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم جمال الدین صاحب سابق کارکن انصاراللہ مرکزیہ کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ڈھونیکی وزیر آباد کا نواسہ ہے۔

○ مورخہ ۱۷ اپریل ۹۱ء کو اللہ تعالیٰ نے مکرم محمود اکبر صاحب اسلام آباد کو پہلے بیٹے کے بعد بیٹی سے نوازا ہے۔ بیٹی کا نام ندرت محمود رکھا گیا ہے۔ یہ بچی ڈاکٹر عبدالماجد صاحب لاہور کی نواسی اور چوہدری نور محمد صاحب فاضل ایڈووکیٹ لاہور کی پوتی ہے۔

احباب ان سب کی درازی عمر کے لئے دعا کریں

نمایاں کامیابی: عزیزم مکرم سلمان احمد بابر ابن میاں عطاء اللہ ظہیر آف ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ایم ایس سی اطلاقی نفسیات کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے اور پنجاب یونیورسٹی میں لڑکوں میں اول قرار پائے ہیں۔ نیز موصوف کو سیشن کے دوران میرٹ سکالرشپ بھی یونیورسٹی کی طرف سے دیا گیا۔

قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مزید کامیابیوں سے سرفراز فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

(رشیدہ بیگم صاحبہ وغیرہ بابت ترکہ فضل الدین صاحب)

○ مکرم فضل الدین صاحب ولد نور محمد صاحب ساکنہ دارالرحمت غربی ربوہ کے ورثاء نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان ۳۱/۶، دارالرحمت غربی ربوہ و مکان ۲/۱۰ دارالرحمت ربوہ اُن کے بیٹے مکرم ادریس احمد صاحب بشیر کے نام منتقل کر دیئے جائیں

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

نوٹس غیر حاضری

مجید احمد صاحب سعید کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ حال C/O Idrees Ahmed
Card STR - 4
6477 - Lime Suaian - I
W. GERMANY.

آپ کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ بلا منظوری رخصت یکم اکتوبر ۱۹۹۰ء سے غیر حاضر ہیں۔ آپ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایک ماہ تک حاضر ہوں۔ بصورت دیگر آپ کے خلاف قواعد کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

ناظر دیوان

بقیہ: صـ۱ سے آگے

کر سکتا ہوں۔ اس سے زیادہ احمقانہ کوئی تخیل نہیں ہو سکتا۔ اپنے زور اور طاقت سے خدا سے وہی کچھ حاصل کرنے کی کوشش کرسکتا ہے جو (خدا تعالیٰ کی پناہ) کوئی دماغ پھرا یہ سمجھے کہ وہ خدا سے زیادہ طاقتور ہے۔ اپنے سے زیادہ طاقتور انسان سے بھی تم زبردستی کوئی چیز حاصل نہیں کرسکتے تو خدا تعالیٰ سے کیسے کرسکتے ہو اس کے لئے تو اسی سے مانگنا پڑے گا۔ اسی کے سامنے جھکنا پڑے گا۔ اس کے بغیر خدا کا پیار اور اسی کی رضا حاصل نہیں ہو سکتی اور خدا تعالےٰ نے کہا کہ ظاہری صفائی کرو۔ اسی لئے ظاہری صفائی کی طرف بھی خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

میں نے کہا ہے کہ ربوہ کی ظاہری صفائی کرو۔ ربوہ میں ربوہ کے مکین سڑکوں پر چلنے والے بھی ہیں اس لئے ساتھ ہی میں نے یہ بھی کہا ہے کہ کبھی بھی کسی احمدی کو گندے کپڑوں میں اور غلیظ ہیئت کذائی میں سامنے نہیں آنا چاہیئے۔ اب ربوہ میں بڑی کثرت سے لوگ باہر سے آرہے ہیں اور ان میں سے بعد میں احمدی بھی ہو جاتے ہیں تو ان کا حلیہ بدل جاتا ہے صفائی کے لحاظ سے۔ نظر پہچان لیتی ہے کہ ان کے اندر ایک تبدیلی پیدا ہوگئی ہے۔ ان میں ظاہری صفائی آجاتی ہے۔ غلاظت کوئی نہیں رہتی۔ پس احباب جماعت سے میں یہ کہتا ہوں کہ وہ صاف ستھرے جسم، صاف ستھرے کپڑے اور صاف ستھرے خیالات رکھیں اور پاکیزہ اور حسین عمل کی راہوں کو اختیار کریں اور خدا کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کریں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹۔ نومبر ۱۹۷۶ء)

بقیہ: صـ۵ سے آگے

اور کالج یونین میں تو اپنے ہمکار کار اور طالب علموں کی راہنمائی ایسے رنگ اور ایسی مضبوط قوت ارادی سے کی کہ اپنی خداداد صلاحیت کو بروئے کار لاکر اپنی رائے پر قائم رہتے ہوئے۔ دوسروں کو اس کی معقولیت کا قائل کیا۔ اور متعلقہ طبقہ کا احترام حاصل کیا۔ اور یہ چیز بغیر خداداد صلاحیت کے حاصل ہو نہیں سکتی۔ المختصر ان کی زندگی میں نوجوانوں کے لئے خاص سبق یہ ہے کہ اپنے ماحول میں ایسے حالات پیدا کرو کہ آپ کی ہمدردی اور اخلاص کی وجہ سے آپ کے ساتھی خود بخود آپ کی صلاحیتوں کو بھانپ لیں۔ اور آپ کو اپنا قائد تسلیم کریں۔

بقیہ: صـ۶ سے آگے

بیماری کا تدارک نہیں ہوگا۔

(۵) بیماری کی علامت ظاہر ہوتے ہی محکمہ زراعت کے عملہ سے رجوع کرکے انکی سفارش شدہ دوائی کا سپرے کیا جائے۔

(۶) جن زمینوں میں پانی کھڑا نہیں ہوتا۔ وہاں اس بیماری کا حملہ نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔ اسلئے ان علاقوں میں بیماری کی علامات ظاہر ہونے کے بغیر ہی سٹہ نکلنے سے چند دن پہلے اور سٹہ نکلنے کے چند دن بعد کسی دوائی کا سپرے کر دیا جائے تو اس بیماری کے نقصان سے بچا جاسکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام ہائیکنگ کلب

گروپ نمبر ۳	۱۶ جولائی	تا	۲۳ جولائی ۹۱ء	
گروپ نمبر ۴	۲۸ جولائی	تا	۴ اگست	
گروپ نمبر ۵	۷ اگست	تا	۱۴ اگست	
گروپ نمبر ۶	۱۵ اگست	تا	۳۰ اگست (مزنیوپاس)	

(معین تاریخ کی اطلاع متعلقہ ممبر کو دی جائیگی)

رابطہ: (ڈاک) ڈاکٹر حامد احمد صاحب ناظم ہائیکنگ کلب پوسٹ بکس نمبر ۱۱۱۸، پشاور صدر
فون: ۲۱۶۲۱۴ - ۷۱۸۰۸ پشاور
احمدیہ دارالذکر سول کوارٹرز کوہاٹ روڈ پشاور

بقیہ: صا سے آگے

بھی شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو ان کی نیکیوں اور خوبیوں کا وارث بنائے۔ آپ میری بیوی کے خالو کے بھائی تھے۔ موصوف کے ایک بھائی ڈاکٹر مظفر احمد صاحب دو تین سال ہوئے امریکہ میں خدا کی راہ میں قربان ہو گئے تھے۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دُعا کریں۔

لاہور کے احباب کیلئے

ہمارے نمائندہ الفضل لاہور مکرم عبدالمالک صاحب کے گھر فون لگ گیا ہے احباب نمبر نوٹ فرمالیں۔ ۳۶۸۶۳۹

(مینجر الفضل)

والدین اور عہدیداران متوجہ ہوں

فری کوچنگ کلاسز اپنے آخری مرحلے میں داخل ہو چکی ہیں۔ اس میں درسی تدریس کے علاوہ دیگر پروگرام بھی شامل ہیں۔ براہ کرم طلباء کا جائزہ لیتے رہیں کہ وہ باقاعدہ کلاسز میں حاضر ہوں۔

ناظم امور طلباء
مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

مکان برائے فروخت

ایک عدد مکان رقبہ تقریباً ۱۰-۳/۴ مرلہ مشتملہ ۴ کمرے، ۲ انٹر فلور، ۲ برآمدے، دو صحن، ۲ باورچی خانے، ۲ غلسخانے، فلش سسٹم، سوئی گیس، بجلی برائے فروخت موجود ہے۔ خواہش مند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

غلام معین الدین چغتائی
مکان نمبر ۷ وسیم منزل نظام سٹریٹ ۳ کرم آباد۔ لنک وحدت روڈ۔ لاہور

ذیابیطس میں گلوکوز کی مقدار بڑھنے کی چند اہم وجوہات

- دواؤں کے استعمال میں بداحتیاطی۔
- دواؤں کا ناقص ہونا۔ خاص طور پر انسولین کا ناقص ہونا۔
- خوراک میں بدپرہیزی۔
- مختلف اقسام کی انفیکشن، فالج اور ہارٹ اٹیک وغیرہ۔

السر زخم۔ معدہ وانتڑیوں میں۔ بواسیر۔ خونی، بادی، فسٹر۔ بغیر آپریشن "جرمن ہومیو علاج"، مؤثر اور کامیاب ترین ہے۔ ضرور آزمائیں۔
اوقات کار: شام ۳۰:۵ تا ۳۰:۸
تعطیل: اتوار

عزیز ہومیوپیتھک سٹور

یونیورسٹی روڈ۔ رحمان کالونی۔ ربوہ
فون ۴۱۴

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری میں کام کے لئے درج ذیل اسامیوں کی ضرورت ہے۔
۱۔ آفس کلرک 1 عدد عمر کم از کم 25 سال۔
۲۔ خدمت گار (دفتر کے لئے) 1 عدد عمر کم از کم ۲۰ سال

میاں بھائی

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون: ۲۲۳۳۷۳ - ۲۲۳۳۷۲

ملکی خبریں

○ لاہور سے فیصل آباد جانے والی ایک ٹرین میں سانگلہ ہل کے قریب بم کا دھماکہ ہونے سے سات افراد جاں بحق اور ۴۰ زخمی ہو گئے۔ ٹرین کی آخری بوگی کی چھت اڑ گئی اور دیواریں ٹوٹ جانے سے متعدد مسافر باہر جا گرے۔ یہ دھماکہ دن کے قریباً دو بجے ہوا۔ دھماکہ کے بعد ٹرین قریبی سٹیشن عبداللہ پور کولر جا کر کھڑی ہو گئی جہاں سے زخمیوں کو ہسپتالوں میں پہنچایا گیا۔

○ مجوزہ بارہویں آئینی ترمیم کے تحت گڑبڑ والے علاقوں میں ۶ ماہ کے لئے صوبائی حکومت کا اختیار ختم کر دیا جائے گا۔ اس مدت میں پارلیمنٹ کی منظوری سے توسیع بھی ہو سکتی ہے۔ پارلیمنٹ میں حکومت کے حامی اراکین کی تعداد ۱۵۷ ہے جبکہ آئینی ترمیم کا بل منظور کرانے کے لئے ۱۴۸ اراکین کی ضرورت ہے۔ اپوزیشن اس کوشش میں ہے کہ بعض سرکاری اراکین کو غیر حاضر رکھا جائے۔

○ پیر پگارا صاحب نے کہا ہے کہ میں مارشل لاء کا منتظر ہوں لاہوری مارشل لاء پر فوجی حکومت کو ترجیح دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ ستارے پڑھنے کے لئے میں آسمان کی طرف نہیں دیکھ رہا میری آنکھیں زمین پر مرکوز ہیں اور ان کے ستارے زمین پر گرنے والے ہیں۔

○ سابق وزیراعظم اور پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ محمد خان جونیجو نے کہا ہے کہ انتظامی مشینری اس قدر کرپٹ ہے کہ مجوزہ آئینی ترامیم سے صرف رشوت کا ریٹ بڑھے گا۔ انہوں نے تجویز کیا کہ سندھ کے متاثرہ علاقوں میں ایمرجنسی لگادی جائے کیونکہ جام صادق کا حالات پر مکمل کنٹرول نہیں ہے۔

○ جماعت اسلامی نے مجوزہ آئینی ترامیم کو مسترد کر دیا ہے امیر جماعت قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ اس ترمیم سے عوام کرپٹ اور نااہل انتظامیہ کے رحم و کرم پر رہ جائیں گے۔

○ جمعیت العلمائے اسلام کے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمٰن نے بھی مجوزہ آئینی ترامیم کی مخالفت کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو اپنا غیر ملکی دورہ مختصر کر کے جلد واپس پاکستان آرہی ہیں۔

○ وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ناجائز اسلحہ کے خلاف مہم کا خاطر خواہ ردعمل سامنے نہیں آیا۔ انہوں نے بتایا کہ سانحہ بہاولپور کی نئی تحقیقاتی ٹیم نے کام شروع کر دیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکی صدر بش اور فرانسیسی صدر متراں عراق کے خلاف کسی ممکنہ کارروائی پر متفق ہو گئے ہیں۔ صدر بش نے ۲۰ عراقی مراکز پر حملے کی منظوری دے دی ہے اور اتحادی افواج عراقی سرحد پر تعینات کر دی گئی ہیں۔

○ یوگوسلاویہ کی جمہوریاؤں کروشیا اور سربیا کے درمیان پھر لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ جس سے بڑے پیمانہ پر خانہ جنگی کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

○ ایرانی حکومت نے ملک میں بڑھتی ہوئی آبادی پر قابو پانے کے لئے متعدد اقدامات کا اعلان کیا ہے۔ تین سے زیادہ بچوں والے خاندانوں کا راشن بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مانع حمل سہولیات مفت مہیا کی جائیں گی۔

○ واشنگٹن سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ایڈز کا مرض آئندہ تین سالوں میں لاکھوں انسانوں کو نگل لے گا۔ مغربی یورپ میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد ۲۰ لاکھ، افریقہ میں ایک کروڑ، اور ایشیا میں ۴۰ لاکھ تک پہنچ جائے گی۔

○ سری لنکا کی فوج نے ملک کے شمالی حصے میں ایک انتہائی اہم فوجی کیمپ کو آزاد کرانے کی غرض سے بری اور بحری لڑائی شروع کر دی ہے۔ اس کیمپ پر تامل چھاپہ ماروں نے قبضہ کر رکھا ہے۔

○ چین میں مسلسل بارشوں کی وجہ سے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں امدادی کاموں میں سخت رکاوٹ پڑ رہی ہے۔ اور مرنے والوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ اس وقت تک کم از کم ۱۳۰۰ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور متاثرہ علاقوں میں بیماریاں پھیلنا شروع ہو گئی ہیں۔

○ بھارتی صوبے اترپردیش میں سکھ علیحدگی پسندوں نے تشدد کی ایک کارروائی میں پولیس کے ۵ جوانوں اور تین شہریوں کو ہلاک کر دیا۔ اسی طرح بھارتی پنجاب میں مختلف واقعات میں ۷ سکھوں سمیت ۹ افراد مارے گئے۔

○ یوم شہدائے کشمیر کے سلسلے میں سرینگر میں نکلنے والے ایک جلوس پر بھارتی سیکورٹی فورسز نے فائرنگ کی اور ۲ کشمیری مسلمانوں کو شہید کر دیا۔ گذشتہ روز وادی میں کاروبار زندگی مکمل طور پر معطل رہا۔